نمبر (۴) — مطبوعہ ۲۴ جنوری ۱۹۲۶ء بروز جمعہ — جلد ۲۳

دستور العمل اخبار آفتاب

ایڈیٹوریل

شذرات

کی حقیقت و شناسائی کی تحقیق نہ کر سکتے تھے - پر پرانوں کا زمانہ جو ہند کی تاریخ کے مطابق تاریک زمانہ کہلاتا ہے اسی میں ذات پات کے قاعدے بن گئے و مختلف مذہب ہو گئے کہ جس سے سچائی کو دلی تحت جاتا رہا۔ اب انجیل کی روشنی کے وسیلہ وہ تاریکی دور ہوتی جاتی ہے اور وہ سب جو دور تھے نزدیک کئے جاتے ہیں ؎

مسیحی

رسالہ مسیحی مطبوعہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۳ء کو دیکھ کر بہت خوشی حاصل ہوئی ؎

اس میں عمدہ و اصلی مضامین یعنے امر آگہی کے انکشافات و طلب [illegible] کی روحانی حالت و مسیحی زندگی و خدا کے ساتھ ساتھ چلنا و سرگرمی کے ساتھ دعا مانگنا وغیرہ ایسی شستہ عبارت و فصاحت کے ساتھ مندرج ہیں کہ جن کے مطالعہ سے بخوبی کر فائدہ حاصل ہوگا۔ مسیحیوں کی روحانی ترقی کے لئے ایسے رسالہ کی بڑی ضرورت تھی پر خدائے رحیم نے جو ہم میں خود اپنے بندوں کی ضرورتوں کو یاد فرما کر اپنے ارادے کے موافق ٹھیک وقت پر ایسے سن ۱۹۱۳ء میں اس خزانہ بیبہا کو اپنے وفادار و سرگرم مسیحی خادموں کی کوشش و جانفشانی کے وسیلہ ہم تک پہنچا دیا۔ خدا اپنے اس خاص کلام پر برکت بخشے روز بروز اس کی ترقی و شہرت بڑھتی جائے اور مسیحی بھائیوں کو اس سے فائدہ پہنچے ؎

سچی ہمدردی

ہمدرد مسیحی اپنے مذہبی و دلی خیال کے مطابق خداوند عیسیٰ کو حضرت پیغمبر سمجھ کر اس کو خدا کا بیٹا تصور نہیں کرتا بلکہ یہ تعلیم اس کی عقل کے خلاف معلوم ہوتی ہے - انجیل سے یہ حوالہ پیش کرتا ہے کہ مسیح دکھ سہتے صلیب پر مارا گیا اور دفن ہوا پس محض وہ انسان ہی تھا وہ خدا ہو نہیں سکتا عیسائیوں کا یہ باطل خیال ہے کہ اس کو بیٹا جانتے ہیں ؎

معلوم ہوتا ہے کہ معترض نے انجیل کو بڑی ہمدردی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے لیکن بیچارہ کیا کرے کہ پرانی انسانیت کی تربیت والی جوش نے تعصب کو دور ہونے نہ دیا اور انجیل کے سارے مضمونوں میں سے مسیح کا مصلوب ہونا و جان دینا و دفن ہونا آپ کو بہت پسند آیا ہے۔ آپکی بڑی ہمدردی ہے براہ مہربانی پھر ایکبار متی کی انجیل کے ۲۷ ویں باب کو ۴۰ ویں آیت سے ۴۳ ویں تک بغور مطالعہ فرمائے اور اس کتاب کو جو اس کی صلیب کے اوپر بڑے موٹے حرفوں میں لکھا ہوا پڑھئے یہ کلمات مرقوم ہیں کہ صلیب کے دشمن ملنے چیکنے جو کہ مسیح کو تعصب و حسد کی نظر سے تکتے تھے اور کہتے تھے کہ واہ تو جو ہیکل کا ڈھانے والا اور تین دن میں بنانے والا ہے اپنے کو بچا اگر تو خدا کا بیٹا ہو تو صلیب پر سے اتر آ - یونہی سردار کاہنوں و بزرگوں نے بھی ٹھٹھا کر کے کہا کہ اس نے اوروں کو بچایا پر آپ کو نہیں بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ہو تو صلیب پر سے اتر آوے تو ہم تجھ پر ایمان لاویں گے۔ حالانکہ یہ لوگ مسیح کے معجزوں اور قدرتوں سے بلکہ اس کی پوری تعلیم سے خوب آگاہ تھے پر اپنی حسد کی آگ کو توبہ کے آنسوؤں سے بجھا نہ سکے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی اپنے مضمون کے لکھتے وقت مسیح کو صلیب پر لٹکا ہوا دیکھ کر ٹھٹھے مارتے اور ہنس کر یہ کہتے ہیں کہ صلیب پر مارے جانے کی وجہ سے مسیح خدا کا بیٹا نہیں ہو سکتا بلکہ انسان ہے۔ حالانکہ آپ بھی اس کے معجزوں و قدرتوں کے قائل ہیں پر اپنی سخت دلی سے لاچار ہیں واہ رے تیری ہمدردی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ایسا ہم [illegible] سمجھنے دیکھنے کا موقع ملا بیشک یہ قول درست معلوم ہوتا ہے کہ صلیب کا کلام ہلاک ہونے والوں کے لئے ٹھوکر ہے پر نجات پانے والوں کے لئے خدا کی قدرت و حکمت ہے پس ایسے ہمدرد کو ہمدرد کہنا اخلاقی طور پر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ آپ خود اپنے کو اہل کتاب کہتے ہیں اس لئے مسیح کو خدا کا بیٹا ثابت کرنے کے لئے انجیل سے چند حوالہ پیش کرتا ہوں امید ہے کہ بچشم رحم و ہمدردی کے ساتھ آپ اس پر غور فرمائیں گے۔ لوقا ۱ باب ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ آیتیں -

تب فرشتے نے اُسے کہا کہ اے مریم مت ڈر کیونکہ تو نے خدا کے حضور فضل پایا اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اُس کا نام یسوع رکھیگی وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائیگا۔ پھر متی کی انجیل کے ۳ باب ۱۶ و ۱۷ آیت میں مرقوم ہے کہ روح القدس جسم کی صورت میں کبوتر کی طرح اس پر اُتری اور آسمان سے یہ آواز آئی جو یہ کہتی تھی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے میں تجھ سے راضی ہوں۔ پھر یوحنا کی انجیل کے ۱۷ ویں باب میں مرقوم ہے کہ خداوند یسوع نے یہ باتیں فرمائیں اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کے کہا کہ اے باپ گھڑی آ پہنچی ہے اپنے بیٹے کو جلال بخش تاکہ تیرا بیٹا بھی تجھے جلال بخشے پھر اسی انجیل کے اور مقاموں میں یوں تحریر ہے کہ خداوند یسوع نے فرمایا کہ میں اور باپ ایک ہیں باپ مجھے اس لئے پیار کرتا ہے کہ میں اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دیتا ہوں - غرض تمام پاک کلام سے یسوع کا خدا کا بیٹا ہونا ظاہر و ثابت ہے - وہ صلیب پر اس لئے مصلوب ہوا کہ اُس نے گنہگار روح کو بچانے کے لئے کفارہ ٹھہرایا تھا جیسا کہ یسعیاہ نبی کی کتاب کے ۵۳ ویں باب کی ۴ آیت میں لکھا ہے یقیناً اُس نے ہماری مشقتیں اٹھالیں اور ہمارے غموں کا بوجھ اپنے اوپر چڑھایا پر ہم نے اُس کا یہ حال سمجھا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا ہے - اے اچھے ہمدرد کیا تم مسیح کی ہمدردی ذرا بھی خیال کرو گے جبکہ وہ اپنے مصلوب ہونے سے تھوڑا عرصہ پیشتر یوں فرماتا ہے کہ میں اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دیتا ہوں دیکھو کیسی ہمدردی و دلی پیار کے ساتھ وہ آپ کو جو تمام جہان میں اپنے کو ہمدرد ظاہر کرتے ہیں بلاتا اور اپنے دکھوں میں ہمدرد بنانے چاہتا ہے بلکہ صلیب کے دشمنوں کے لئے اپنے آسمانی باپ سے درخواست کرتا ہے کہ اے باپ تو ان کو معاف کر کیونکہ یہ

بقیہ

نمبر (۴)

ان پرکھے جانے کے دو طریقوں میں فرق کرنے کیلئے ہم اکثر مختلف الفاظ استعمال کرتے ہیں لفظ (Trial) یعنے امتحان اُن آزمائشوں کے لئے جو خدا کے حکم سے زندگی کی راہ میں ہمارے لئے آتی ہیں اور (Temptation) یعنے آزمائش یا ترغیبات جو ہماری روحوں کے بڑے دشمن کی طرف سے بطور حملہ کے آتی ہیں اور اس لئے ان کی نسبت ہم کہہ سکتے ہیں یہ کہنا کہ اس طرح کے مختلف آزمائشوں میں ہیں زیادہ حال کے ترجموں کے زیادہ مطابق ہے اور ریوائزڈ (Revised) یعنے نظر ثانی یا آزمائش نئے ترجمہ Revised Version کے حاشیہ میں بتلایا گیا ہے (نیز دیکھو یعقوب ۱: ۲)۔

طرح طرح کی امتحان۔ سیسے کی طرح اس خط میں جگہ جگہ سیاہ داغ دکھائی دیتے ہیں جو تتر بتر شدہ مقدسوں پر لگے ہوئے ہیں: نیکی کرنے کے سبب پیٹے گئے ہیں ستائے گئے اور دکھ دئے گئے ہیں: گالیاں کھاتے اور خطرے میں ہیں آفت گلے پڑی ہے آگ کی طرح جلتی ہیں: خطرناک اُن کی روح کے دکھوں کے شریک مسیح کے نام کے سبب ملامت کئے گئے ہیں، محض مسیحی ہونے کے سبب تکالیف شروع ہیں: اُن دکھوں میں ہیں جو دنیا میں بھائیوں کے لئے ہیں۔ ان طرح طرح کے امتحانوں کے سببوں میں سے جن کا ذکر اس خط میں کیا گیا ہے بعض یہ ہیں مگر شاید ہونے کے سبب دکھ پانے سے درجہ مطلب ہو دنیاوی کام شہرت اور گھر سے محروم ہو جانا اور دوستوں اور رشتہ داروں سے جدائی بدسلوکی نفرت اور موت کا خطرہ ہر ایک آدمی کے لئے سر کی مانند ہو گیا ہے جس پر ہر طرف سے حملہ ہوتا ہے ہمارے امتحان عموماً مسیحی زندگی میں آتے ہیں۔ وہ جو ہم پر اوروں کی طرف سے ڈالے جاتے ہیں وہ جو ہمارے

اپنے گناہوں غلطیوں اور بے احتیاطیوں سے ہوتے ہیں وہ جو براہ راست خدا باپ کی طرف سے آتے ہیں۔ اور کچھ عجب کی بات نہیں ہو کہ اس قسم کے مختلف دباؤ کے نیچے اگر دل جھک جاوے۔ مسیح کی بابت بھی ہے کہ بہتیرے آنسو بہائے کیسی مناسب ہو اگر یہی بات ہو کہ ایسے لوگوں کا ذکر جو اپنے آنسوؤں کی وادی میں سے گذرتے ہیں جس کے آخر میں اُس کی مصیبت ظاہر ہو جس کے پیچھے صبح کی روشنی طلوع ہونے کو ہے۔

دکھ بھرا ہونا اور غمگین ہونا۔ ستوئک فلسفہ والے آنسو بہانے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر ہم آنسو بہانے سے روکا نہیں جاتا اور آنسوؤں کو بہانے کے لئے اچھے نمونہ کی پیروی کرتا ہے ہم خداوند کی تعلیم کو نفرت نہ کریں خواہ اس کے سبب سے ہماری خوشی کیسی ہی ہو جاوے۔ بہت رونا اور آنسو اُن کو جو دکھوں سے دبے ہوئے ہیں بہت بڑی بات ہے وہ ہو سکتا ہے کہ روح بہت غم سے کچلے ہوئے کی مانند ہو جاوے جیسا کہ ایک بیمار رونے والے کی کیفیت جو نیچے ہوئے جسم کے اور سے گذر جاتی ہو سکتا ہے کہ دل جلد بعض امتحانوں کے نیچے دب کر ٹوٹ جاوے تو دکھی ہو کر ہر نیکی سے ہاتھ اٹھا لے۔

لیکن اس سے بڑھ کر بھی خیال ہو سکتا ہے کہتے ہیں کہ میٹھے اور تازے پانی کے چشمے کھارے سمندروں کے نمکین پانی میں سے نکلتے ہیں اور اگر وہ اس کے سبب خوبصورت پھول بہا نکلتے ہیں۔ اور جو خوشگوار سانسوں پر کھلتے ہیں اور سبب سے وہ زبور میں روح کی سخت کشمکش اور جد و جہد کے وقت تصنیف کی گئی۔ ایسا ہونا ممکن ہے اور اس طرح سے آنسو بہانے کے بعد جو خدا کو پیارا کرتی ہیں طرح طرح کے امتحانوں کے درمیان بے بیان خوشی و خوری کے موقعے ہو سکتے ہیں۔ گر گہرائی گہرائی کو پکارتی ہے تو بھی خداوند کا گیت اندھیری رات میں بر ترتیب سنگ کی آواز میں سنائی دیگا۔ اور سب اندھیری ساعتوں میں جو کبھی انسانی زندگی میں آجاتی ہیں خدا اور روح

خداوند یسوع مسیح کے باپ کو مبارک کہنا ممکن ہو گیا ہم نے ابتک یہی سیکھا ہو نہ صرف خدا کی مرضی کو برداشت کرنے کے لئے۔ نہ صرف اُس کو پسند کرنے کے لئے نہ صرف اُس پر بھروسہ کرنے کے لئے بلکہ ایسی خوشی اور خرمی سے جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہو خوش ہونے کے لئے۔

ایسی خوشی کے دو سبب ہیں۔ اوّل امتحان کی ماہیت اور مقصد کو سمجھنا دوم اندیکھے خداوند مسیح کی محبت اور ایسی باتیں پاک اور بے نظیر خوشی کے لئے کافی ہیں نئی حقیقت ہم سوال کر سکتے ہیں کہ آیا ہم نے سچ مچ کبھی مسیح کی خوشی کو ایسا جبکہ دنیاوی غم کے سبب خوشی کے تمام چشمے بند کر دئے گئے ہیں اور ہم اُس مبارک خوشی کو ڈھونڈنے کیلئے بیٹھے گئے ہیں جس کو کوئی دنیاوی سرچشمہ نہیں سکتا اور کوئی ہماری نہیں چھین سکتا۔

۱۔ امتحان کی خاصیت اور معنی۔ امتحان یہاں آگ سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ یہ ایک عنصر ہے جو خشک اور تکلیف دہ ہے پر سخت عذاب دینے کے قابل ہے اور جو ناپاکی کے فاسد داغ یا بقیہ کو بھی برداشت نہیں کر سکتا بلکہ اپنے نفوذ کو اُن چیزوں سے الگ کر کے جنکو بھگایا جاتا ہے ایسے زور سے پھیلاتا ہو کہ اُن کو صاف اور پاک بنا دیتا ہے اور اُس کو دکھ کی پروا نہیں ہوتی البتہ جبکہ اس کا زور در حد پر ہو جاوے اور وہ اُن چیزوں کو کر دیتا ہے جو اس سے زیادہ کثیف ہیں تاکہ اُن کی سختی کو ڈھیلا کر دے اور اُن کے بندوں کو توڑ ڈالے اور اُن کو اپنی اصل کی طرف لیجانے والی طاقت میں اور پاک ہو وے۔ اس سے بڑھ کر اور براہ راست خدا یا اُن آزمائشوں کے لئے اور کیا ہو سکتی کو جو دو آتشہ دنیا بھیجتا ہو اور جن کے بیچ میں دو خود موجود ہوتا ہو۔ گو دکھ کے عذاب کو برداشت کرنا کیا اصل ہے بلکہ دوست چھوڑ دیتے اور دشمن ملامت کرتے ہیں اور رسوں کا کلام ایک پکا چھید ہو جاتا ہے اور روح تکلیف شرم ذلت گناہوں۔ ناامیدی اور افسوس سے بھر جاتی ہے تو ایسی تکلیف روح کے لئے ایسی ہی ہو جیسے آگ جسم کے لئے۔ باقی آئندہ

مراسلات

مسیحی میلہ فتحگڈہ

موقوعہ

۳۱ دسمبر ۱۸۹۵ء و یکم و دوم جنوری ۱۸۹۶ء

پیارے ناظرین نورافشاں اس میلہ کے انعقاد کی خبر ایک ہی مرتبہ آپ کو اطلاع دیگئی تھی اور اُس میں آپ کو یہ بتایا گیا تھا کہ مین پوری ۔ اٹاوہ ۔ فرخ آباد ۔ اور فتحگڈہ کی پانچ کلیسیاؤں کی طرف سے خواہش ظاہر کی گئی کہ سال کے اختتام پر فتحگڈہ میں ایک مسیحی میلہ کیا جاوے ۔ اور یہ کام پنچوں کی کمیٹی کے سپرد کیا گیا ۔ واضح ہو کہ میلہ کے اجلاس سے قریباً ایک ماہ پیشتر کمیٹی نے چار پانچ کمیٹیاں مختلف مقامات پر با اجلاس کیں کیونکہ ضروری اور اُس کے انجام خیر ہونیکے واسطے دعا کے ساتھ ہر ایک پہلو پر کل کارروائیوں کے غور کیا اور یہی بات سوچی و دیکھی کہ اگر اس قدر مسیحیوں کے مجمع کو کسی صورت میں میلہ کہنا مناسب ہو تو چاہئے کہ بقول مشہور جیسا نام ویسا کام ہو مسیحی علاوہ فوائد روحانی شرکاء میلہ کی تفریح طبیعت کے واسطے کھیل تماشوں کا سامان بھی فراہم ہو چنانچہ حسب منظوری یہ قرار پایا کہ میلہ کے ہر روز اول عبادت پھر کھیل تماشا ہر عبادت اسی طرح تینوں دن برابر قائم دونوں کے واسطے فائدہ مند ہو پھر فقط میلہ [illegible] پر سو جو کمیٹی نے یہ بھی تجویز کیا کہ ہندو مسلمانوں کے دستور پر ہم کیوں [illegible] میلہ کو خواہ وہ ان کلیسیاں [illegible]

علاوہ دیکھا ہو خواہ دیکھا ہو خرچ اور زاد راہ نہیں لگے اور چونکہ سچ مچ میلہ کے طور پر مسیحیوں کو فراہم کرنا یہی پہلا موقعہ تھا اور وہ ابھی تک ایسی عادتوں کے خوگر نہیں ہیں اُنکے ٹھہرنے کے لئے جگہ کی اور کھانے پکانے کی تیاری بھی ضرور ہوئی گو غریب عیسائیوں کے سوا باقیوں سے دام بھی کھانیکے لئے جاویں خدا باپ کا شکر ہو کہ تاریخ میلہ آگئی اور شہر میں کی چہل پہل خوشی اور نئے سال کے آغاز کی مسرت کے بیچ میں اس میلہ کا سلسلہ ایک عجیب و غریب صورت میں ہونے والی تحریک کر دیا گیا جس کی ہر ایک کو خوشی کا ولولہ اور سب کو منتظر معلوم ہوتا تھا منگل کے روز ۳۱ دسمبر ۱۸۹۵ء ۹ بجے سے پیشتر مین پوری کے احباب معہ اپنے واعظین کے کہا میں تشریف لے آئے اور اٹاوہ سے بھی چند صاحب معہ خاندان رونق افروز ہوئے اٹاوہ سے بوجہ خاص کوئی بھائی نہ آسکا دو معزز برادر اور سے تکلیف فرما کر بہ جمعیت میلہ میں شریک ہوئے غرضیکہ ہر چہار طرف سے آمد آمد کا غل مچ رہا تھا کمیٹی کی طرف سے پادری پنڈت جیون [illegible] لال صاحب اور بھائی ایم پی والسن اور [illegible] صاحبان اور مسز [illegible] مہمانوں کی پیشوائی کے لئے مقرر تھے جو کہ نہایت ادب کے ساتھ بھائیوں کو لیتے تھے اور جائے سکونت پر جس کا پیشتر ہی سے بندوبست ہوچکا تھا پہنچا دیتے تھے ۔ پادری [illegible] صاحب الہ آباد سے اور پادری [illegible] صاحب فتحپور سے تشریف لائے اور مین پوری سے پادری ٹرسی صاحب اور [illegible] صاحب رونق بخش ہوئے میں [illegible] صاحب بھی [illegible] سے علاوہ [illegible] میں موجود تھیں ۹ بجے گرجہ کے گھنٹہ نے اپنی سریلی آواز میں بلانا شروع کیا کہ لوگ جوق جوق [illegible] روح اور [illegible] بھی زن و مرد [illegible] چھوٹے بڑے [illegible] لباس [illegible] کے [illegible] ہوکر [illegible]

گرجہ میں پہنچے وہ کتابیں جو صبح کی ترتیب سے گرجہ کے چبوترہ کے دہنے بائیں رکھی اور انگریزی میں لکھی ہوا لگایا گیا تھا ہر ایک کتاب کو یہ آواز دیتا تھا دیکھ کر تشریف لائے ۔ اندر پہنچے تو عجیب ہی رحمت نظر آتا تھا کہ سارا گرجہ کا چھولداریوں سے آراستہ گلدستوں سے مزین گویا باغ ارم جس کا حسب حال ہر ایک کی زبان سے بے ساختہ یہی کہتا نہ پایش کے خلاف نہ تھا ۔ اگر فردوس بر روئے زمین است ۔ ہمین است و ہمین است و ہمین است ۔ چرکیوں اور جھنڈیوں اور فرش و فروش کا بیان موجب تطویل ہے سب کے سب نہایت سنجیدگی و متانت کے ساتھ اپنی اپنی جائے مناسب بیٹھکر دعا میں خداوند کے آگے سر بسجود ہوئے جاوید صاحب پہلے دن کے واسطے میر مجلس قرار پائے تھے وہ صدر نشین ہوئے اور اُن کے دہنی طرف بزرگ پادری پنڈت موہن لال صاحب اور بائیں طرف پادری جان نور [illegible] صاحب کرسی نشین تھے ۔ پادری جان [illegible] صاحب نے زبور پڑھکر برکت کے لئے دعا شروع کی اور کئی بھائیوں نے یکے بعد دیگرے بھی دعا کی کہ خدا باپ میلہ کے شرکا کو بھی برکت دے نصف گھنٹہ دعا میں صرف ہوا پھر گیت گایا گیا [illegible] اور غیر مقدم کیا گیا [illegible] چند اشعار غیر مقدم [illegible] آپ بھی [illegible] لکھتا ہوں

مسیحی بھائیوں نے جمع اُلفت سے [illegible] کی ہو
دلوں میں جوش کے اُٹھنے کا باعث ہو [illegible]
گوارا [illegible] میں تکلیف سفر کی ہو
دلوں میں جم گیا سکہ محبت کا ہمیشہ کو
غریبوں پر ہماری [illegible] فقط [illegible] کی ہو
جھٹائیں [illegible] ہر کہیں [illegible]
غریبوں کے گھروں پر [illegible]

غرض میلہ کی کیا ہو کیوں بلایا آپ کو صاحب
خبر اس بات کی پہلے ہی ہے سُنہری کی ہو
بہت مجبور کئے ہیں وہ ملی قدر کے سر [illegible]
نہیں اشتہار دیکھو آج تک ہم نے بسر کی ہو
محبت میل آپس کی رفاقت جوش ہمدردی
اسی کی ہم نے خواہش ہم بدم ہر جسم کی ہو
خدا نے وہ مبارک دن دکھایا آج اپنوں میں
دعا جس کے لئے ہر ہر ہمیشہ شام و سحر کی ہو
پسے آپ کے ہاتھوں سے ملکر ایک جلسہ میں وہ بلایا
بیان حال میں تمثیل بس شیر و شکر کی ہو
مناسب آپکی خاطر تو جمع ہو نہیں سکتی
اُدھر ہو آئینہ کی شکل جو حالت اِدھر کی ہو
تماشہ کھیل کود اور دوڑ ورزش نوجوانوں کی ہو
سر میداں نمایش کہ نمائش اس ہنر کی ہو
سکیں گے آپکی وعظ و نصائح اب بصد خواہش
بزرگوں کی نصیحت میں بڑی امید اثر کی ہو
مبارک خیر مقدم آپکا ہم سب کے حق میں ہو
سلامت جانے عفت [illegible]

اس پر سامعین کی واہ واہ وغیرہ قابل دید تھی اس وقت تو مرزا برق کا مشاعرہ یاد آگیا جا تھم بر تالیوں کا کیسا سارے کمرہ کا گونج اُٹھنا تھا۔ اس کے بعد پادری جان نورمن صاحب نے میلہ کی غرض بیان کی پھر مسٹر جانسن میرو نے اس کے فائدوں کا اظہار بخوبی ظاہر کیا پھر دعا ہوئی تب [illegible] صاحب نے میلہ کی ترغیب و تحریص پر تھوڑی دیر گفتگو کی پھر بابو کیدار ناتھ نے میلہ کی حیثیت اور علت غائی [illegible] کی ازاں بعد پادری جان [illegible] صاحب کی نصیحت نہایت عمدہ پیرایہ میں بیان ہوئی اور چند بھائیوں نے بھی دعا کی بعد اس کے بھائی لوگ برخاست ہو کر تناول طعام میں مصروف ہوئے دو بجے سے کھیل تماشہ شروع ہوا کھیلوں میں

دونوں طرف پنڈال گڑے تھے کہ [illegible] نے ساون بھادوں کا موسم دکھا دیا تماشائیوں کا ہجوم جھوم جھوم کر آتا تھا۔ دوڑ شروع ہوئی پہلے سات برس تک کی لڑکیاں چار چار کی قطار آگے پیچھے دوڑیں انعام کی خواہش میں ہر ایک بجلی [illegible] کی خوشنما نظر آتی تھی کہ گویا دوڑ میں بازی جیتے گی ننھے ننھے پاؤں سے دوڑنا عجیب لطف دکھاتا تھا پھر لڑکے اس عمر کے دوڑائے گئے بعد اس بارہ برس تک کے پھر ۲۰ برس تک کے پھر اس سے اوپر کے نوجوان خوب جی توڑ کر دوڑے اُس وقت کی دوڑ کا منظر ناظرین کو اُس دوڑ کی یاد دلاتا تھا جو ہر ایک مسیحی کو اس دنیا میں درپیش ہے جس کے تمام ہونے پر زندگی کا تاج انعام میں ملے گا۔ وسط میدان میں سلامی [illegible] پول یعنی چکنی ۲۰ فٹ سیدھی لکڑی تھی اُس پر بھی مسیحی لوگ چڑھے اُس پر سے پھسلنا عجیب قہقہہ کا سماں باندھتا تھا لوگ چاروں طرف سے ہنستے نظر آتے تھے ہندو مسلمان [illegible] اور [illegible] کے دیکھنے کے لئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے سب سے بڑھکر ایک مسیحی نے ہی پول کے انعام کو حاصل کیا اور خوب واہ واہ ہوئی [illegible] کی شاباش کی صدا عالم بالا تک پہنچی بھی حلوائیوں کی دوکانیں بھی آگئی تھیں اور نان بائی کیک بسکٹ ڈبل روٹی وغیرہ لئے ہوئے موجود تھے تنبولی پان لگا لگا کر لوگوں کو [illegible] خود بنا تا تھا [illegible] آرام دینے کی غرض سے شام کی عبادت موقوف رکھکر [illegible] سروس پر کفایت کی گئی ۷ بجے رات کمیٹی کی طرف سے بہت انتظام ہوا کر گرم گرم چائے پلا کر [illegible] حضرات کو [illegible] گھروں میں سے چلیں۔ یہ عجیب وقت مسیحیوں کا ہوا ہو جبکہ کل مخلوق بستر راحت پر سوتی ہو مسیحیوں نے [illegible] لیا ہو تمام کاروبار سے [illegible] نہیں جیسا آج خدا کے لوگ عبادت میں مصروف سال گذشتہ کے اختتام اور اُس کی رحمت پر افسوس کرتے

اپنی حالت پر جو انعمت سے نکل گئی نظر کر رہے ہیں اور شکر گذار بچوں کی طرح آسمان کی طرف جاتی ہیں گناہوں کا اقرار ہوتا ہر ایک دیدہ و دل سے رو رہا ہو آئیندہ سال کے لئے عزم ارادہ اور نئی طور پر زندگی بسر کرنے کا اقدام ہو رہا ہو اس [illegible] کی عبادت نے وہ لطف دکھایا اور ایسی دلوں پر تاثیر بخشی کہ سال بھر تک نہ بھولیگی یہ دن اور رات اس طرح گذری کہ خدا ہر ایک مسیحی کو نصیب کرے ۔

دوسرے روز علی الصبح ۸ بجے سے بھائی لوگ گرجہ میں عبادت کے واسطے فراہم ہوئے عشائے ربانی کرنیکا موقع اور [illegible] استعمال کیلئے پادری [illegible] صاحب میر مجلس ہوئے جنہوں نے اس کی بابت نصیحت نہایت عمدہ کی خدا کی روح کی [illegible] کی خواہش اور اس کے لئے دعا کی گئی بخوف طوالت اختصار پیش نظر خاطر ہے کیونکہ ایسے موقع قابل دید ہیں نہ شنید جنہوں نے دیکھا ہو ان کی آنکھوں سے پوچھئے کہ [illegible] پر کیا عالم طاری تھا بعد گرجہ کے بھائیوں نے کھانا کھایا پھر کھیل تماشہ شروع ہوا [illegible] لانگ جمپ اور [illegible] سلائیڈنگ پول ہنڈولہ [illegible] جناب [illegible] جائنٹ مجسٹریٹ صاحب بھی تشریف لائے اس کے بعد پادری جان نورمن صاحب نے کل میلہ کو [illegible] کی کوٹھی پر [illegible] سب مسیحی بھائی بہن اور بچے [illegible] صاحب موصوف کی کوٹھی پہنچے اور چوکیوں پر [illegible] تھے اور خاص گیت اور بھجن خداوند مسیح کی حمد و ثنا میں مل کر گا رہے تھے اور چار بجے تھے پھر کمیٹی نے کل میلہ کی طرف سے صاحب موصوف کی شکر گذاری ادا کی اس درمیان میں [illegible] جن کے آنے سے میلہ کو دو بالا رونق حاصل ہوئی [illegible] ایک گورے نے ایسا دکھایا کہ [illegible] ہو گئی پھر میدان میں [illegible] فی الحقیقت [illegible] کھیل میں [illegible] دکھایا [illegible]

تب چوتھی عبادت ختم ہوئی اور رات کو جب تک [illegible] کو جاتا تھا ہوا تیسرے روز وہ سب گرجہ میں عبادت کے واسطے حاضر ہوئی ہوئی اس آخری روز صبح کے وقت دو ہندوستانی بھائیوں نے ناس پرہو اور کیدار ناتھ نے میز خداوند کے کام کو انجام دیا اور اس وقت کچھ بولنے والے صرف ہندوستانی ہی تھے وعظ پر صبح بعد [illegible] بنگالی گرجہ پر [illegible] خاندانی دعا اور بچوں کی تعلیم پر اسی طرح کے مضامین پر غور ہوتا تھا صرف پادری جانسن صاحب نے بھی فرض پر کچھ نصیحت فرمائی جو قابل یادداشت ہے۔ بعد برخاست جماعتوں نے کھانا کھایا پھر کچھ تماشہ شروع ہوا۔ [illegible] روشنی جلائی گئی [illegible] آتشبازی [illegible] اور جشن والوں کی عبادت جو صرف [illegible] بھائیوں کی طرف سے دی گئی [illegible] تقسیم انعام اور دعا [illegible] خلیفہ کا اختتام ہوا۔ الحمدللہ ہم سب نہایت شکرگذار ہیں کہ تو نے اپنی بڑی مہربانی سے اس میلہ کو بخیر و خوبی سرانجام تک پہنچایا اور کوشش کی جس طرح حاضرین اور [illegible] میلہ کو [illegible] روحانی فائدہ پہنچا اسی طرح اس کیفیت کے ناظرین کو بھی برکت عنایت کر اور یہ بھی کہ ایسے میلہ کثرت سے ہندوستان میں قائم ہوں جس سے خود کلیسیا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا اپنا انتظام آپ کرنا سیکھے [illegible] کی رفاقت میں سب کچھ کر [illegible] ہمارے سارے گناہوں کو معاف کر اور ہم سب کو قبول کر خداوند یسوع مسیح کی پاک اور لائق نام کی خاطر سے۔ آمین ثم آمین

راقم

از ممبر کمیٹی مسیحی میلہ [illegible]



للّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست

آمد آخر ز پس پردۂ امید پدید

ڈیر اڈیٹر

تسلیم۔ اکثر احباب نے میرے سے یہ درخواست کی کہ پادری گولکناتھ صاحب مرحوم جالندھری کی سوانح عمری بذریعہ اخبار نور افشاں شائع کی جاوے۔ لہٰذا آپکے پاس چند ایک سطور ہفتہ وار ارسال کیا کروں گا تاکہ آپ اپنے اخبار گوہربار میں ہفتہ وار درج فرما کر بندہ کو و نیز شائقین کو ممنون فرماویں گے۔ وھو ھذا۔

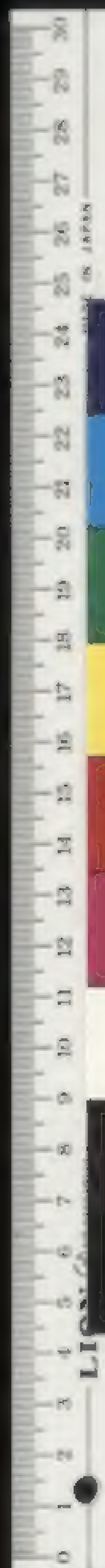
واضح ہو کہ پنجاب میں مسیحی مذہب کی تاریخ کا آغاز [illegible] سے ہوا جبکہ شمالی ہندوستان کی پہلی پریسبٹیری [illegible] ممبروں سے [illegible] میں منعقد ہوئی۔ جہاں [illegible] پادری نیوٹن صاحب مرحوم بھی شامل تھے۔ [illegible] پریسبٹیری جو [illegible] سے [illegible] قائم ہوئی تھی [illegible] میں قائم ہوئی۔ صاحبان موصوف پنجاب کی نسبت یوں تصور کرتے تھے کہ اس ملک پر جہالت کا بڑا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ [illegible] جو [illegible] سے بھی ظاہر ہوتا ہے [illegible] کہ [illegible] دریائے ستلج سے تمام شمالی حصے کا مالک واحد تصور تھا۔ اور [illegible] میں جو مہاراجہ موصوف کا آخری سال سلطنت تھا اس وقت تک اس کی جاہ و حشمت نہایت ہی فروغ پر تھی کیونکہ وہ [illegible] خالصہ جی کی ملکی طاقت [illegible] میں [illegible] کے رعب سے قائم ہوئی تھی اور انگریزوں کا خالصہ اور سری [illegible] جنگ پر آمادہ کر رہی تھی۔ وہ مہاراجہ [illegible] کے وقت میں کامل ہو گئی۔ اس اثنا میں پنجاب کی دینی حالت

نہایت ہی ابتر حال تھی۔ کیونکہ ملک پنجاب پچھلے [illegible] ہندو شاہ [illegible] و تاتاریوں و مغل [illegible] اور ہونے سے تھا اس ملک میں [illegible] وشنو [illegible] اور [illegible] آمدوں سے ہندوؤں کے [illegible] کو [illegible] کیا۔ حتیٰ کہ کوئی نشان عبادت کا باقی نہ چھوڑا [illegible] اسلام پھیلایا۔ پھر اسی ملک پنجاب میں بابا نانک نے دینی اور [illegible] نفاق کو جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں پایا جاتا تھا اُس کے دور کرنے کی کوشش کی۔ [illegible] کے زمانہ میں بابا نانک کے منشاء کے برخلاف ظہور ہوا۔ کیونکہ اُس نے اپنی تعلیم کو [illegible] اور [illegible] نے اپنے سکھوں کے دلوں کو لڑائی جھگڑائی کی طرف راغب کیا اور اپنے نام کا یہ سکہ چلایا۔ سہ

دیگ و تیغ و فتح و نصرت بیدرنگ۔ یافت از نانک گورو گوبند سنگھ

پنجاب کی دینی حالت عملی طور پر نہایت ہی گری ہوئی تھی۔ چنانچہ سید محمد لطیف مؤلف صاحب تواریخ پنجاب بھی اُس زمانہ کی حالت یوں ظاہر کرتا ہے کہ اُس زمانہ کا مذہب سراسر ہی بد اخلاق کا رواج تھا۔ چنانچہ مؤلف موصوف اس ملک کی حالت کا مقابلہ جس کو نصف صدی سے گذری حال موجودہ حالت سے یوں کرتا ہے۔ کہ کیا بادشاہ کے کان میں اُس بیچاری ضعیف بڑھیا کی [illegible] جس کی حالت درد و رنج میں تھی اور جو شاہی محل سے [illegible] میل پر رہتی تھی پہنچی؟ اور کیا کسی نے یہ بھی دریافت کیا کہ بادشاہی لوگوں نے کسی بیوہ [illegible] نے اُس کو ستایا۔ اور کیا کسی نے اس بات کی بھی پرواہ کی کہ اُس بڑھیا نے بیٹی رات گریہ و زاری اور بھوک اور پیاس اور تنگدستی میں کاٹی۔ اور کیا اُس کی ماند حیاری کو کٹھری میں کاٹی دیا جلا گیا۔ تاکہ اُس کے دکھ درد کے کھلنے آرام سے بسر ہوتے۔ الغرض وہ زمانہ زیادہ خود غرضی تھا

بیماری کے وقت فقیروں اور درویشوں سے مشورہ کیا جاتا تھا اور کل جادوگری کا بھی سکہ رائج تھا اور پاپ کشش کے لئے [illegible]



سے لیکر زنانہ تک لگا اور جوالا مکھی وغیرہ کی مہاتما کی جاتی تھی اور ستی کا دستور اگرچہ رواج ۱۸۲۹ء تک جاری تھا۔ دیکھو ۱۸۲۲ء میں راجہ دھیان سنگھ کی بیوہ اپنے خاوند کے جنازے پر جان نثار ہونے پر رضامند ہوئی ۔

باقی آیندہ

راقم

احقر ایچ گوکلناتھ لاہور

اڈیٹر صاحب نورافشاں

مولوی حسام الدین صاحب کو ایک خط ارسال خدمت ہے اُمید ہے کہ درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں گے ۔

[illegible] صاحب نے یہ اعتراض [illegible] کہ ہم اپنی قوم میں [illegible] بعض مسلمانوں نے ظاہر میں اپنا مذہب چھوڑ دیا ہے اور عیسائی ہو گئے ہیں یہ سمجھنا تو مشکل ہے کہ خدا اور مسیح پر اعتقاد رکھتے اور تثلیث کا مسئلہ ہو گیا۔ مگر جب تفتیش کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] اُن کے عیسائی ہو جانے کا سبب ہے ۔ ہم جانتے ہیں [illegible] کے تعصب نے سید صاحب کو مغالطہ دیا ہے۔ حضرت عثمان خلیفہ سوم کے بھائی عبداللہ بن سعد جو پیغمبر صاحب کے منشی تھے اسلام کی وحدانیت اور پیغمبر کی پیغمبری کو [illegible] کچھ نہ پایا تو اُس نے مذہب اسلام کو خیرباد کہا جب پیغمبر زندہ تھے (تواریخ الطبری وغیرہ) ابوبکر خلیفہ اول کے دور خلافت میں شام، یمن اور [illegible] ملکوں کے لوگوں نے اسلام کی کیفیت دیکھ کر اور [illegible] دین میں واپس چلے گئے جس دین سے بت پرست اسلام میں آگئے تھے کون کہہ سکتا ہے کہ اس بات سے انکار کرے کہ خلفاء راشدین [illegible] بیٹھے کر مدینہ کے عربوں سے شام وغیرہ ملکوں کے لوگ دولت میں زیادہ تھے پیغمبر صاحب کی [illegible] بھی اسلام کو [illegible] کے دل میں [illegible] اور نہ اسلام سے [illegible] ہوا تو دین مذہب ان کو [illegible] ان کے باپ دادے

کو تھا شہاب الدین مقتول نے مذہب اسلام کو یونہی چھوڑ دیا اور یونانیوں کے مذہب اور خدا کو تسلیم کیا۔ اسلام کے ایک فرقہ نے خدا کے واحد کو جسم تسلیم کر لیا ہو ان کے ایمان میں وہ خدا نہ جا جس کو پیغمبر نے بتایا تھا۔ صوفیوں (مولانا روم، محی الدین ابن عربی، مولانا جامی وغیرہ) اُس خدا کو نہیں مانتے جس پر اسلام فخر کرتا ہے۔ اب کہو ان سب نے اسلام کو اس لئے چھوڑ دیا کہ وہ سب محتاج۔ بھکاری۔ اور بے روزگار تھے ؟

شروع زمانہ سے مذہب اسلام کسی کو خوشی دل سے نہیں دیکھتا ہے [illegible] ذکر [illegible] سورۃ النساء میں۔ [illegible] جب کوئی [illegible] کو جاہل [illegible] چھوڑ دیتا ہے تو اُسے مرتد کہتا ہو۔ جب کوئی اس کے مسائل سے متفق نہیں ہوتا تو اُسے کافر کہا جاتا ہے [illegible] کے [illegible] کو وہ نام کرنے کیلئے ایک اور لفظ وضع کیا ہے جب کوئی مسلمانوں سے مسیحی ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ [illegible] یہ مسیحی ہو گیا ہے [illegible] کی طرف دل جھکا ہے کہ اسلام کی وحدانیت کو چھوڑ دیا ہے جو عقل کے قریب ہے۔ وہ اسلامی خدا ہمارے کس کام کا جو عقل میں آتا ہے نہ قیاس میں [illegible] ہے جب کوئی ایسی عقل میں نہ آوے تو اُس کی عبادت ہو سکتی ہے ؟

راقم

محمد یوسف [illegible]

زندگی کی دردناک کہانی

جگت بھائی [illegible] ولد [illegible] رام ولد [illegible] رام [illegible] مرحوم ۱۸۳۳ء میں بمقام جھنگ [illegible] پیدا ہوئے۔ یہ اپنے والدین کے پانچویں بیٹے تھے

اور ۱۸۴۵ء میں مقام [illegible] کی عمر اپنے والدین [illegible] بیویوں اور بال بچوں کے قریب ۴۰ اشخاص اپنے چھوٹے بھائی جیتی کی ترغیب سے جنہوں نے پہلے سے خداوند کی [illegible] بخشش پائی ہوئی تھی چرچ مشن کے دستور کے موافق بپتسمہ پایا۔ ۱۸۵۶ء میں لاہور میں آئے اور امریکن پریسبٹیرین مشن میں پادری [illegible] صاحبان مرحوم کی طرف سے انجیل منادی کے کام پر اور پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کی طرف سے ایک برانچ [illegible] پر مشن سکول لاہور میں بھی مقرر ہوئے اور پھر دو کام بڑی محنت و جانفشانی سے خداوند کا جان [illegible] ۱۸۸۲ء تک انجام دیتے رہے بعد ازاں مشن کی طرف سے [illegible] کی کلیسیا پر ۱۸۸۳ء میں [illegible] اور بشارت کے کام پر [illegible] صاحب کی زیر [illegible] میں تعینات کئے گئے اور ۱۸۹۳ء میں مشن کی طرف سے پنشن لیکر اپنے بڑے فرزند کے ہاں سرگودھا میں رہے۔ اور اب ۱۹۳۳ء میں انہیں کے یہاں بمقام [illegible] بروز جمعہ [illegible] اس جہان فانی سے [illegible] کو کوچ کر گئے اور اپنی وصیت کے بموجب بمقام سرگودھا جہاں پر ان کے ایک [illegible] اور ایک پہلی بیوی [illegible] میں پہلے سے آرام کر رہے ہیں [illegible] کو دفن کئے گئے جہاں پر ان کا جسم سوتا رہیگا تا وقتیکہ خداوند پھر بادلوں پر نہ آوے ۔

یہ بڑے قسمت والے شخص تھے اُن کے اولاد میں ایک تو بڑے بیٹے پادری [illegible] صاحب اور [illegible] بابو [illegible] صاحب ہیں۔ اور [illegible] ایک مشہور و معروف پادری [illegible] صاحب مقیم [illegible] کے [illegible] صاحب ہیں دوسری [illegible] مقیم [illegible] زندہ ہیں ۔

مگر موت ایک خوفناک دشمن ہے [illegible] کے مطابق ہم اس بزرگ مسیحی کی نسبت [illegible] کہہ سکتے ہیں کہ [illegible] اب [illegible] میں [illegible] کہتی ہو کہ [illegible]

آرام پاویں وہاں کے اعمال اُن کے ساتھ پیچھے چلے آتے ہیں۔ میں مردہ خدا کا نام زمانہ کے بعد میں گستاخ کیا گیا ہے ایک کتاب میں لکھا جا چکا ہے۔ ایک لوہے کی قلم سے کھودا جا چکا ہے اُسکے کام کا جو کچھ خداوند کی محبت میں کیا گیا ایک ایک فقرہ سنہرے حروف سے لکھا جا چکا ہے۔ اُسے جو کچھ اس جہان میں خداوند کی طاقت سے کیا گیا دیکھو وہ وہاں اسکے آگے چھتے سے شہد کی جیسی ٹپک رہا ہے۔ جواب سونے سے قیمتی اور کندن سے کھرا ہے۔ اب اے موت تیرا ڈنک کہاں اور اے قبر تیری فتح کہاں وہ تو جیت گیا ہاں وہ تو آرام پا چکا ہاں وہ بزرگ پادری مرحوم تو مبارک ہے کیونکر خداوند میں وہ سوتا ہے۔ اب خداوند کو روبرو دیکھ لیا۔ اور نیز بہشت کی مقدسوں فرشتوں اور رسولوں کی صحبت نصیب ہوئی۔ غم موت۔ دکھ تکلیف سے نجات پائی اور اپنے پیارے خداوند کی حقیقی بادشاہت میں شریک ہو چکا۔

بیچھ گذرنے سے قریباً دو ماہ پہلے سو گا میں جا کر اپنے بیٹوں کے بیچ آرام کی جگہ بنائی کہ اس سے تیرا کا مجھ پر سایہ رہیگا اور یہاں پر مجھے دفن کرنا گذرنے سے ۱۳ دن پہلے جو کہ اگلے بڑے بھائی بابو گمانی صاحب کی بیماری کی خبر آئی۔ جس رات وہ وہاں گذرے ہیں اوسی شب یہاں کوہ جواب آئی کہ کوئی جلسہ ہو اکثر لوگ جمع ہیں پادری فورمن صاحب اور شیپ فرنچ صاحبان مرحوم بھی وہاں موجود ہیں۔ ایک سفید چادر کا فرش نہایت خوبصورت بچھی ہے۔ بھائی گمانی نے بھائی بیرن کو ایک کرسی پیش کی کہ تم یہاں بیٹھو۔ انہوں نے اگلی چوکی پر اپنے بڑے بھائی کو بٹھایا اور کہا کہ میں پیچھے پر بیٹھ جاتا ہوں۔ آنکھ کھولی تو کہنے لگے کہ میں نے ایک خواب دیکھی ہے نیز کرتوتی جاتی ہے شاید بھائی گمانی فوت ہو گئے۔ تیسرے دن خبر آئی کہ اُسی دن وہ ہو گذرے ہیں بہت افسوس کیا اور دسویں دن خود بھی پچھلی چوکی پر اپنے بھائی کے پیچھے جا بیٹھے۔ ۲۰ دسمبر کو بخار معمولی آیا اور گھر کے لوگوں سے کہا کہ یہ میری موت کی بیماری ہے بخار رفع ہو گیا لیکن رات کی

رات کو نہایت کمزوری کی حالت میں کئی مرتبہ دعا مانگی اور ایک چشمہ شافی جاری ہے مسیح کے لہو کا اور ہم گنہگار اُس میں غوطہ کھا کر ایک ایک گذر جاتا ہے بیہوشی کی حالت میں سسکتی آواز میں سنائی دیا کر کہا کہ فرشتے ادھر آتے جاتے ہیں۔

فوراً کے ۵ بجے تک بیہوشی میں بھی یہی حالت رہی پھر ہوش آئی اور چلہ دیکھی تب گھر کے لوگوں سے کہا کہ آج رات تو ہم نے خیال کیا کہ خداوند ہمکو بلا لیگا جواب دیا کہ میری حالت ابھی نہیں ہوئی تھی تب پھر سوال کیا گیا کہ کیا اور بھی گئے تھے؟ جواب دیا کہ میرا وقت ابھی نہیں ہوا تھا تب گھر کے لوگ سمجھے کہ شاید خدا نے جان بخشش دی ہے۔

اور اپنے گھر والوں کو وصیت کی اور کہا کہ ہمیشہ دعا مانگتے رہنا نیز آپس میں میل سے رہنا۔ اپنے بیٹوں اور بھتیجوں کو اور اپنے رشتہ داروں میں سے ہر ایک کو بلا کر سب کی نسبت کہا کہ مجھے رہا اور کر سو گا میں مدفون کرنا اور چھوٹے بیٹے کو جو ہر کرنے کے لئے فرمایا بڑے بیٹوں کو وہ وقت بر نسک ہے ۳ تاریخ کی دوپہر کو کہا اچھے ہے اور اپنے پوتوں پوتیوں سے خوش ہو کر پونے ۳ بجے شام کے ۳ بجے کہا کہ دعا مانگو چنانچہ دعا مانگی گئی اور پھر بیہوشی طاری ہوئی اور رات کے ۸ بجے جان بحق تسلیم ہوئے اُنکی بیماری گیا اور بیشمار ہندو مسلمان نے دیکھا اور ماتم میں شریک ہوئے اور قریب ضلع کے گاؤں جہاں دار کے اکثر مسیحی اور ۵ میل تک کے گاؤں کے مسیحی اور ہندو مسلمان لاہور کے ضلع کے قریباً ۳۰۰ آدمی سو گا میں اُن کی لاش کے دفن کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ کیونکہ چار برس سے یہ لوگ اُن سے واقف تھے اور جس حال کہ وہ ڈاکٹر پدر نیگ صاحب کو نادی گئی یہ سبب دوری کے انتقال ہوا اُن کے فرزند ارجمند پادری ہمدرداس نے اپنے باپ کے دفن کی رسم ادا کی۔ اس لئے خداوند سے دعا ہو کہ اُنکے پسماندوں کو تسلی بخشے۔

واقعہ جدالس سکی کمیٹی کسٹ ملاقہ چونیاں ضلع لاہور۔

صبر گرسالڈز

ایک ملک کے شمال مغربی جانب بنام سیلسسی ایک ملک ہر زمانہ سلطنت میں وہاں کا ایک حاکم سسی والٹر تھا۔ یہ شخص نہایت و کمال عیش دوست اور تفریح اوقات میں یکتائے زمانہ تھا زیادہ تر وقت سیر و شکار میں ضائع کیا کرتا تھا غرض کہ امور سلطنت کو بخوبی سرانجام نہ دیتا تھا اور نہ اسے چنداں پروا تھی۔

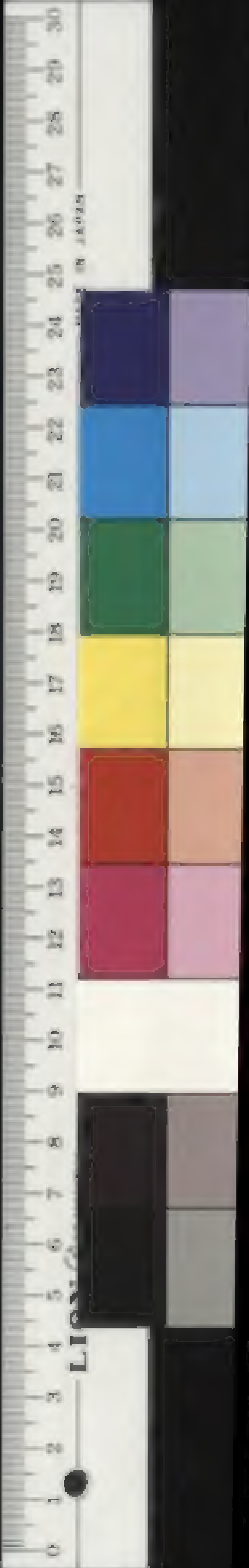
باین ہمہ صفات ارکان سلطنت نہایت ناخوش تھے اور خواہش مند تھے کہ وہ کسی شریف زادی سے شادی کرلے کہ اگر وہ حالت تجرد میں انتقال کر جائے تو معلوم نہیں کہ کون اجنبی یہاں حکومت کرے گا۔ اور شاید وہ قبیل ان ہی کے سبب راہ پر آجاوے۔

پس ایک روز وہ تمام متفق ہو کر اُس کے پاس گئے اور اُن میں سے سب سے بزرگ نے وہ خواہش وہ وعدہ جو جملہ ارکان سلطنت کی جانب سے تھا عرض کیا اور نیز یہ کہ اگر گذارش منظور ہو تو وہ کسی صاحب عزت و عصمت کو دختر ملکہ ملک کے لئے انتخاب کریں۔

حاکم والا جاہ نے اس بات کو بہ خوشی منظور فرمایا کہ جس سے میں شادی کروں تم اُس کو بطور دختر شہنشاہ کے قبول کرو اور عزت دو۔ انہوں نے اس بات کا وعدہ دیا پھر شادی کا دن مقرر ہو گیا۔

غرضیکہ محل شاہی سے کچھ فاصلہ پر ایک چھوٹا سا گاؤں واقع تھا جہاں دیگر غربا و ایک ضعیف و معتبر اندھا بھی رہا کرتا تھا۔ اس شخص کی جو لغ خانہ و شمع کا ایک دختر نیک اختر تھی۔ نام اُس کا گرسالڈز تھا حسن میں

نور جہانی کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہ مختر





بے مثل گفتگو میں شیریں مقال عالم جوانی کا جلال رخ سعادت سے عیاں تھا ویسے جیسا کہ حسن جسمانی میں یکتا تھی ویسا ہی حسن سعادت میں لاثانی تھی یوں کہو کہ نہایت صاحب تمیز صداقت پسند۔ صاحب عصمت۔ فرمانبردار و حق فرائض کو ادا کرنے میں پیش قدم جفاکشی میں اولوالعزم تھی +

یہ اپنے خوب وضعیف والد کے ساتھ کمال عزت سے پیش آتی تھی اور نہایت حسن سلوک سے اُس کی ہر ایک خدمت بجا لاتی تھی۔ گویا اُن کے لئے اکسیر بن جایا کرتی تھی اور اُس وقت کو بھی غنیمت جانکر جس کے سر پر کرنوں کا سنہری تاج ہو +

شب کی سیاہی رخصت ہوئی۔ مہتاب مع انواع انجم کے پردہ مغرب میں جا چھپا۔ آفتاب کی آمد سے عالم میں روشنی ہی روشنی ہو گئی گرسنلڈ بھی بستر خواب راحت سے بیدار ہوئی اور ادائے شکر یزدی کے بعد حسب معمول پانی بھرنے کو روانہ ہوئی اس وقت اس کو مطلق خبر نہ تھی کہ آج ملکہ حاکم ہو جائے گی +

چنانچہ کوئے پر اُس کو یاد آیا کہ آج حاکم والٹر کی شادی کا روز ہے دیکھئے خدا کیا پردہ غیب سے ظہور میں لاتا ہے اس ہی خیال سے وہ جلد لوٹ چلی کہ آج ہر ایک چیز جلد تیار کروں گی اور پھر دلہن بیگم صاحبہ کی زیارت کو آؤنگی +

لیکن عین اُس وقت جبکہ وہ پانی کی ٹھلیا لئے ہوئے گھر کے قریب آپہنچی ایک اور ماجرا ظہور میں آیا +

کیونکہ وہ ہمیشہ سلائی وغیرہ کیا کرتی تھی اور حاکم والٹر صاحب سیر و شکار کو کبھی اس طرف جاتے تھے تو ہمیشہ اس کو ہمہ وقت کاموں میں مشغول دیکھا کرتے تھے +

اور اس وقت میں جبکہ لوگوں نے اُس کو شادی کرنے پر مجبور کیا تو اُس نے یہ مستقل ارادہ کیا کہ ہرگز کسی اور کو بجز گرسنلڈ کے حیطۂ ازدواج میں نہ لاؤں گا۔ اُس نے کسی پر یہ راز ظاہر نہ کیا کہ وہ گرسنلڈ کو ملکہ بنانا چاہتا ہے جس نے

ہر ایک طرح کی پوشاکوں کی تیاری کا حکم نافذ کیا۔ اور عمدہ عمدہ زیورات نہایت گراں بہا اُس ساعی مقصود کے لئے خریدے لیکن اس اثناء میں اہل ملک نہایت مضطرب الحال و پریشان خاطر تھے کہ آیا وہ کونسی پری پیکر خجستہ فال ہے وہ چاند و شب سپہر کمال ہے جس کی آمد کی انتظاری ہے جس کی فرقت میں بے قراری ہے۔ دیکھئے زہے قسمت +

بیجئے وہ دن بھی آپہنچا +

صبح کا سہانا وقت۔ چڑیوں کا چہچہانا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا چلنا۔ آفتاب عالمتاب کا کنارۂ شفق سے نکلنا۔ حاکم والٹر برق انداز کے ہمراہ جو اُس کی اردلی میں تھے دروازے پر آپہنچا +

حاکم والٹر۔

گرسنلڈ تمہارے والد کہاں ہیں؟ +

گرسنلڈ (جھک کر آہستہ خاکساری سے)

جناب عالی گھر ہی میں ہیں بیجئے میں ان کو ابھی خبر کیئے دیتی ہوں +

بعد ملاقات کے حاکم والٹر نے اُس ضعیف شخص کا ہاتھ پکڑ کر اظہار مطلب کیا +

وہ نہایت متحیر ہوا اور بجز اس کے کہ میں راضی برضا ہوں کچھ کہہ نہ سکا +

پھر حاکم نے کہا میں چاہتا ہوں کہ گرسنلڈ سے بھی اس کی بابت دریافت کروں پس وہ دونوں گرسنلڈ کے کمرے میں گئے اور وہاں حاکم نے اپنی خواہش ظاہر کی تب گرسنلڈ نے یہہ جواب دیا +

جناب عالی

بندی اس لائق نہیں ہے کہ آپکی بیوی بنے لیکن اگر یہہ آپکی مرضی اور میرے والد کی خوشنودی ہو تو میں حاضر ہوں اور یہیں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ ہرگز ہرگز کبھی خیال و فعل میں بھی آپکی نافرمانی نہ کرونگی +

حاکم نے کہا اچھا عزیز گرسنلڈ بس یہی کافی ہے اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر صحن کی جانب دروازے پر لایا اور اپنے مصاحبوں سے کہا +

یہہ میری بیوی ہو بس جو کوئی مجھکو پیار کرتا ہو وہ بے چون و چرا اُس کو بھی عزیز سمجھے اور عزت دے +

باقی آیندہ

واقعات اور رائیں

بیوہ عورت کا قتل

قریب ایک ماہ کے عرصہ ہوا کہ مظفر نگر کے ایک محلہ چھیپی واڑہ میں ایک عورت قوم حسین جوجوان بیوہ تھی اور اکثر رات کو غائب رہتی تھی قتل کی گئی اس کے وارث کو اس امر کی تشویش ہوئی اور در پئے تلاش رہتے ہوا معلوم ہوا کہ اس کی کسی جگہ ملاقات تھی۔ علی الصباح جب وہ بھاگ کر آئی تو بیرحم وارث نے گنڈاسہ وغیرہ سے اُس کو قتل کر ڈالا سنا ہے کہ قاتل نے اقبال قتل کر لیا ہے اب وہ ظالم پاداش کو پہنچیگا۔ مقام عبرت ہے کہ بیواؤں کی یہہ حالت اور ان کے ورثا کی یہہ سختی + کانپور گزٹ

ہز ہائنس نظام

ہفتہ گذشتہ کو پرسوں کی صبح کو ہز ہائنس گھوڑے پر سوار ہو کر ایک بزرگ سنی مسکین پیشہ کا جو کہ بلدہ کے گرد نواح میں رہتے تھے گئے اور فقیر صاحب کو ہز ہائنس کی درخواست قبول کرنی پڑی۔ سنا ہے کہ اس کے بعد ہز ہائنس نے ان کے مطابق پانچ سو روپیہ نذر دی اور کچھ روپیہ باہر کھڑے ہوئے فقیروں کو تقسیم کیا

روم کا معاملہ

لنڈن سے خبر بذریعہ تار آئی ہے کہ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے دست خاص سے لکھا ایک چٹھی سلطان المعظم کو روانہ کی ہے لیکن اس خاص چٹھی میں کیا لکھا ہے اس کی نسبت کچھ خبر نہیں ہے۔ زیتون یا نسا کی حالت بدستور ہے اور [illegible] ان طاقتوں کے جو کانسل بھیجیں میں وہ زیتون کو روانہ ہونے میں کہ [illegible] کو بچا [illegible] ہیں ۔ م

کوٹری روہڑی ریلوے

کوٹری روہڑی ریلوے کی تعمیر کا کام سرعت سے ترقی پا رہا ہے۔ کوٹری کی جانب فاصلہ قریب ۵۰ میل تک مکمل بن گئی ہے لیکن روہڑی کی جانب صرف ۳۰ میل تیار ہوئی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ادھر سے چٹانوں کے کاٹنے کی وجہ سے کام مشکل تھا اور صرف ۴۰ میل کا فاصلہ طے کرنا باقی ہے کہ کوٹری سے روہڑی تک ریل تیار ہو جاوے گی۔ بہر حال شروع ریلوے درمیان حیدرآباد و [illegible] اور [illegible] جو فاصلہ ۱۰ میل ہے جنوری کو جاری ہو گی ۔ م

برما میں دربار نو

منڈلے سے خبر آئی ہے کہ وہاں دربار کی تیاریاں بڑی زور سے جاری تھیں [illegible] کے بعد [illegible] دربار [illegible] صاحب چیف کمشنر بہادر نے فرمایا ہے۔ ایوان دربار میں صاحب چیف کمشنر بہادر کے روبرو [illegible] شان کے رؤسا و سرداران کی نشست تھی۔ ان کے بعد شاہ معزول کے سابق وزرا کی نشست تھی۔ ان کے پیچھے منڈلے کے اعلیٰ [illegible] ڈپٹی کمشنران بیٹھے تھے اور ان کے بعد ملکی و فوجی افسروں کے [illegible] جلوہ افروز تھے۔ جہاں تخت کے عقب میں لیڈیاں تھیں اور دائیں بائیں افسران [illegible] صاحبان بیٹھے تھے۔ دربار ۲۰ کو ہونا تھا۔ اسی روز سہپہر کو جنرل [illegible] صاحب افسر افواج مدراس تشریف لائے اور صاحب چیف کمشنر بہادر اور تین سو افسران سول و ملٹری منڈلے میں رونق افروز ہوئے تھے ۔ م

راولپنڈی میں مقدمہ

اخبار [illegible] لکھتا ہے کہ راولپنڈی میں دفتر کمیسریٹ [illegible] کے ایک ہندو کلرک نے دو [illegible] عورتوں پر ازالہ حیثیت عرفی کی نالش کی ہے اور [illegible] دلانے کی [illegible] ایک نوٹس بھیجا تھا جس میں لکھا تھا کہ پریم سنگھ سے جو روپیہ بطور رشوت کے لیا ہے اس کو واپس کرو ورنہ [illegible] اس کے لئے عدالت میں چارہ جوئی کرے گی۔ پریم سنگھ ایک بیوہ کا لڑکا تھا اور دوسری بیوہ کا خاوند تھا۔ اس نوٹس کے پانے پر کلارک نے عدالت میں نالش کر دی۔ اخبار [illegible] لکھتا ہے کہ یہ مقدمہ بہت سنسنی خیز ہو گا ۔ م

گوا میں اور خرابی

بمبئی سے خبر آئی ہے کہ [illegible] گذشتہ کو مقام ستاری سے [illegible] شدہ فوج کے ایک سو جوان ایک گروہ مفسدان کی سرکوبی کے لئے جو شہر کے متصل [illegible] بھیجے گئے۔ یہ سپاہی ایک گھاٹی میں پہنچے تھے کہ چاروں طرف سے مفسدوں کے گھیرے میں آ گئے اور مفسدوں نے ان سب کو [illegible] کر ڈالا۔ [illegible] سپاہی قتل ہوئے [illegible] سخت مجروح ہوئے اور صرف ایک آدمی زندہ بچ کر واپس آیا ہے کہ جس نے یہ حال سنایا ہے۔ اس سخت بربادی کی خبر پا کر ایک ہزار فوج کو جو مقام [illegible] میں [illegible] ستاری کو [illegible] انتقام لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ بھی خبر ہے کہ گورنمنٹ پرتگال نے گوا کے گورنر جنرل کو فوراً واپس بلایا ہے بلکہ حکم بھیجا ہے کہ اب جنگی قانون [illegible] کیا جاوے اور سول [illegible] قائم کیا جاوے ۔ م

چترال کی فوجیں

اخبار پاینیر سے معلوم ہوا کہ درگئی سے [illegible] تک ایسی سڑک بن رہی ہے کہ گاڑی بسہولت چل سکے اور [illegible] بڑی سرعت سے اس کام کو ختم کر رہے ہیں جس کے سبب فوج ہندوستان کو واپس آ سکے گی۔ چترال کی فوجوں کو بھی تبدیل کرنا ہے۔ وہ فوجیں [illegible] اور ان کی جگہ تازہ فوجیں جاویں گی۔ امید ہے کہ جب یہ سڑک [illegible] ہو جاوے گی بروقت ضرورت فوج کے لئے سامان غلہ و چارہ و لکڑی وغیرہ کافی مقدار میں ہر ایک منزل پر مقامی اقوام سے دستیاب ہو سکے گا اور اس کے لئے کوئی خاص انتظام نہیں کرنا پڑیگا۔ مقامی قومیں ان چیزوں کے بہم پہنچانے پر تیار ہیں کہ قیمت [illegible] ملے گی [illegible] سے مالا مال ہو جاویں گے ۔ م

شادی بیوگان کی مخالفت

کشمیر سے ایک پیغام بذریعہ تار موصول ہوا ہے کہ [illegible] کے ایک عظیم جلسہ میں جس میں دو ہزار سے زیادہ آدمی شریک تھے اور ان میں [illegible] اور پنڈت دونوں شامل تھے دیوان [illegible] صاحب کی کارروائی پر سخت ناراضی ظاہر کی گئی [illegible] گورنمنٹ میں بدنام کر کے اپنے من کی موج کو ترجیح دی گئی ہے اور لکھا ہے کہ جلسہ [illegible] دیوان صاحب سے [illegible] شادی [illegible] کے پاس [illegible] ہے جس نے اس کوشش [illegible] رکھا ہے۔ اس شادی پر [illegible] کے ظاہر کرنے میں [illegible] صاحبان نے [illegible] غلط فہمی کا پیدا کیا تھا [illegible] میں ایک [illegible] پیش کیا جاتا ہے۔ [illegible] ایک [illegible] جلسہ کا ذکر شائع کیا اور بعض لوگوں کا نام لکھا ہے جن میں ایک پنڈت [illegible] صاحب ہیں [illegible] کے ساتھ [illegible] گیا کہ یہ صاحب [illegible] کے ایک معزز خاندان کے [illegible]

معاملات ٹرنسوال

"تازہ خبروں آمدہ لندن سے معلوم ہوا کہ برٹش گورنمنٹ نے بحری طاقت کی مضبوطی کے لیے حکم دیا ہے کہ دس جدید جنگی جہاز اقسام کروزر بہت سرعت کے ساتھ پرائیویٹ یارڈوں میں تعمیر کیے جاویں۔ آسٹریلیا کی نوآبادیوں کی طرف سے جو پیغام ہمدردی اور وعدہ امداد کا وزیر اعظم برطانیہ کو بھیجا گیا تھا اس کے جواب میں لارڈ سالسبری صاحب بہادر نے اظہار شکریہ بیہ لکھا ہے کہ اپنے ملک کے حقوق کے قیام اور برقرار رکھنے میں انگلستان کو سب سے بڑا بھروسا اپنی نوآبادیوں کی رضامندی اور نیک امیدوں کا ہے۔ خاص پریٹوریا سے خبر آئی ہے کہ جو جنگ میں ٹرانسوال کی مجلس پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ یہاں پارلیمنٹ کو وولکسراڈ کہتے ہیں۔ یہ جلسہ صورت معاملات پر بحث کرنے کے لئے منعقد ہوا تھا لیکن ممبران کا فیلنگ جوش میں تھا اس باعث جلسہ ملتوی کیا گیا ہے۔ جوش کے تھمنے پر اجلاس کیا جاوے گا کہ کارروائی استقلال سے کی جاوے۔ مسٹر سیسل روڈز صاحب انگلستان کو روانہ ہو گئے۔ سر ہرکولیز رابنسن صاحب اور پریسیڈنٹ کروگر صاحب نے آخر کار بندوبست کیا ہے کہ ڈاکٹر جیمسن اور ان کے ہمراہی افسران متعلق قیدیوں کے انگلستان کو بھیجے جاویں گے کہ وہاں پر عدالتی تحقیقات میں جوابدہی کریں اور باقی آدمی برٹش گورنمنٹ کو حوالہ کیے جاویں گے کہ جو سلوک مناسب سمجھیں ان کے ساتھ کرے۔ اس انتظام کا کو کر کے سر ہرکولیز رابنسن صاحب پریٹوریا سے کیپ میں واپس آ گئے ہیں ؛ عام

گیارہواں اجلاس انڈین نیشنل کانگریس

(اہل پونا کا جوش)

جس وقت مدراس میں یہ جوش ریزولیوشن گیسٹ صاحبان نے ایسی عظیم الشان قومی مجمع کو اپنے شہر اور تاریخی شہر میں جمع کیا تھا کس کو خیال تھا کہ انعقاد جلسہ کے وقت اس قدر عظیم اختلاف پیدا ہوں گے یا مخالفین اور حاسدین کو باہمی اختلاف پر مضحکہ اڑانے کا موقع ملے گا۔ ابتدا ستمبر میں اس قدر اختلاف تھا کہ بے اطمینانی پیدا ہو گئی تھی کہ شاید جلسہ بخوش اسلوبی نہ ہو سکے جس خوف کی وجہ سے بعض کانگریس کمیشن نے یہاں تک رائے ظاہر کر دی تھی کہ جلسہ کانگریس دوسرے شہر میں منتقل کر دیا جائے اس اختلاف پر کل ملک کو افسوس تھا مگر اس کے ساتھ ہم نے کبھی ان لوگوں کے ساتھ اتفاق ظاہر نہیں کیا جو سمجھتے تھے کہ کانگریس کو اختلاف سے نقصان پہنچے گا کیونکہ ہم واقف تھے کہ اختلاف کانگریس کی نسبت نہیں ہے بلکہ ایک فروعی امر کی نسبت جسکو کانگریس سے کوئی تعلق نہیں ہے ہم واقف تھے کہ دونوں فریق سوشل کانفرنس کے بارہ میں اختلاف ظاہر کریں مگر کانگریس کی نسبت کوئی اختلاف نہیں رکھتے اور نہ ان کو قومی کام سے کوئی عداوت تھی۔ اختلاف اگر بدنیتی کی بنیاد پر ہو تو اس سے ضرر کا خوف ہو سکتا ہے مگر نیک نیتی سے کسی مسئلہ پر اختلاف رائے خود اس مسئلہ کو مضر نہیں ہو سکتا ہے۔ یہی کیفیت پونا میں کانگریس کی حالی (?) اہل ملک سے مخالفین و دشمنان کا دل خوش ... اہل پونا کے جوش کا نہیں ہو سکتا ہے یہاں لوگ خود غرضی میں مبتلا ہیں اگر ملک کی ہمدردی کا خیال ہی پیدا ہوا تو محض اپنی ذات تک محدود ہو۔ یہاں ریفارمنگ ہیں کے دو شریک ہیں پونا میں جا بجا بہتے ہیں وہ صرف کانگریس کی نسبت پر جوش نہیں ہیں بلکہ ان میں ایسی بات ہے کہ وہ مختلف ملکی مسائل پر جن پر ملک کی بھلائی منحصر ہو اپنی رائے دے سکتے ہیں اور واقعات پیش کر سکتے ہیں۔ دو کارداروں سے ملے وہ ہماری کے نام ہی سے نہیں واقف ہیں بلکہ سمجھتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ کانگریس کے مال تجارت کا لحاظ کرے تو بازاروں کی سرد گرمی مٹ سکتی ہے اور ہندوستان کی تجارت کو فروغ ہو سکتا ہے ہم یا فتہ جماعت کے جوش کی نسبت کچھ بھی لکھنا فضول سمجھ (?) دل و جان سے کانگریس کو عزیز و مقدم سمجھتے ہیں وقومی خیال پیدا ہو گیا ہے اور اس وقت ہندوستان کے مختلف حصص میں ایک گروہ ہندوستانیوں کا ایسا پیدا ہو گیا ہے جس کی رگوں میں اگر ایک خون بہتا ہے تو دماغ میں ایک خیال ہے اور وہ خیال چاہتا ہے جس طرح سے ظاہر کیا جائے گورنمنٹ امید کہ وقت یہیں ہے کہ ہندوستان کی حالت درست ہو اور اہل ہند خواب غفلت سے بیدار ہوں ؛ (دوست ہند بمبئی)

مرکر زندہ ہونا

پونا میں نیشنل کانگریس کے ایک ممبر کی نسبت مرکر زندہ ہونے کی عجیب کیفیت وقوع میں آئی۔ یہ برہمن تھا اور ڈاکٹر سکینیٹ مقرر ہو کر آیا تھا۔ وہ دفعتاً بیمار ہو گیا اور ایسی حالت ہو گئی کہ بالکل مردہ تصور کیا گیا۔ دوستوں نے جنازہ تیار کیا اور اس کی لاش کو لپیٹ کر حسب دستور گھاٹ کو لیجاتے تھے کہ تختہ پر کچھ حرکت معلوم ہوئی۔ صلاح ٹھہری کہ جنازہ کو واپس کریں۔ مکان پر لا کر دیکھا کہ جان ہی باقی نہیں ہے بلکہ بھلا چنگا آدمی ہے۔ وہ بیمار وہی تھا۔ دوستوں کو بیہ حال معلوم کر کے بڑی خوشی حاصل ہوئی ؛ کو چند گزٹ

کتوں کی نمائش

"حال ہندوستان ہندی رسالہ میں ہے کہ نمائش سگان مقام برگھم میں ایک کتا ۔ ۴۰ پونڈ میں مسٹر جے اہل صاحب نے خریدا اور دوسرا کتا ۔ ۲۰ پونڈ کو فروخت ہوا۔ پونڈ اب پندرہ روپیہ سے زیادہ ہے ؛

"صاحب اخبار تحریر کرتے ہیں کہ کیا ہندوستان کے اکثر معقول زمینداروں کی آمدنی کے برابر بھی قیمت نہیں ہے" ؛

یہہ سب روپیہ کے جو چلے ہیں جہاں پر فرشتہ ہوتی ہے وہاں یہہ نمائش ہے ... کچھ عرصہ گذرا کلکتہ میں ایک بابو صاحب



ملکوں اور شہروں کی خبریں مختصر

برطانیہ کی کیبنٹ کونسل میں لارڈ سالسبری صاحب نے کہا فرانس سے دوستی پختہ ہو رہی ہے ٭

چند قدیم جھگڑے قطعی ہو گئے اور فرانس اور روس کے ساتھ اتحاد کی برکت صاف ہو رہی ہے ٭

پارلیمنٹ لنڈن میں معاملات وینزویلا و ٹرنسوال سے متعلق کل سرکاری کاغذات پیش ہوں گے ٭

ان کی طرف وینزویلا اور امریکن کمیشن کو برٹش حقوق کی بابت تجویز تسلیم ہو جاویگی ٭

پریسیڈنٹ کروگر نے انگریزی رعایا کی بابت قدر کرنے کے لئے ایک مشتہرنامہ جاری فرمایا ہے ٭

اس میں دونوں فریقوں کو ہدایت کی ہے کہ اختلافات کو بھول جاویں اور معاف کریں ٭

برطانیہ کا فرض ہے جو جس دست اندازی کو روکے اُس کو جنوبی افریقہ سے کیا واسطہ ہے ٭

پٹیالہ کی مہارانی فلارنس صاحبہ کے صاحبزادی پیدا ہوئی ہے - اس بچی کا نام ... ہے ٭

شملہ کی خبر ہے کہ بارش ہوئی اور برف پڑی عجیب!

علیگڈھ میں فوج کا مشقی کیمپ ۳ جنوری سے شروع ہوگا ٭

ماہ نومبر کراچی سے ۳ لاکھ ۰ ہزار گیہوں ممالک غیر کو روانہ ہوئی ٭

جرمنی سے ۳ مشنری عورتیں اور اسی قدر مشنری لوگ ترویج مذہب کے لئے وارد ہند ہوئے ٭

سید محمد لطیف ڈپٹی صاحب مورخ پنجاب نے رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے فیلو کئے گئے ٭

پریسیڈنٹ ٹرنسوال نے انگلی توپخانہ کے عظیم اضافہ کی بابت حکم دیا ہے ٭

بحیرہ روم کے برٹش بیڑہ کا دوسرا ڈویژن انگلستان کو روانہ ہو گیا ٭

میکانگ کا سوال طے پایا ہے برطانیہ نے اس کے مغرب کا علاقہ متنازعہ فیہ فرانس کو دیدیا ٭

امید عام ہے کہ معاملات وینزویلا و ٹرنسوال میں نوبت جنگ کی نہیں پہنچیگی ٭

سر کلاڈ میکڈانلڈ صاحب برٹش وزیر دربار پیکن (چین) مقرر ہوئے ٭

یہہ صاحب ساحل نائجر کے برٹش علاقہ کے شاہی کمشنر و کانسل جنرل ہیں ٭

جنرل ڈاڈز صاحب فرانسیسی انڈو چائنا کی فرنچ فوجوں کے کمانڈر مقرر ہوئے ٭

بلیکبرن میں ایک ہی کارخانہ کے ۳ ہزار تانے بانے بند ہونے سے مزدوروں کی فاقہ کشی ہے ٭

یونانی شاہزادہ نکولاس نے ولوچ میں برٹش توپخانہ کی سیر کی اور آتشبازی دیکھی ٭

پرنس [illegible] کی نسبت شاہ [illegible] سے حضور قیصرہ ہند نے منظور کرلی ٭

ولیعہد روس کی بیماری بدستور سخت ہے ظاہرا امید بچنے کی کمتر بیان ہوتی ہے ٭

سر آگسٹس ہمنگ صاحب برٹش گیانا کے گورنر مقرر کئے گئے ہیں ٭

سر راپر لتھبرج صاحب سابق پریس کمشنر ہند کی میم صاحبہ لنڈن میں مرگئیں ٭

سرحد سیام کے صوبہ میکانگ کا علاقہ متنازعہ فیہ انگلستان نے فرانس کو دیدیا ہے ٭

اس سے ظاہر ہے کہ انگلستان و فرانس کے درمیان دوستی کی راہ نکالی گئی ہے ٭

شمال مغرب چین کی بغاوت فرو ہوئی ہے باغیوں میں باہم ناچاقی ہونے کے باعث ٭

الیمو کے فرانسیسی کانسل نے چینیوں کو کہ کر بعض رعایا کو سمجھا کر منتشر کیا ہے ٭

دشت پامیر میں روسی چھاؤنی کے متصل ایک کاروانسرائے قائم کی گئی ہے ٭

برٹش گورنمنٹ نے حکم دیا کہ دس نئے جہاز دخانی قسم کروزر بنائے جاویں ٭

یہہ جہاز بسرعت تمام تیار ہوں گے برٹش کی بحری طاقت مضبوط کی جاوے ٭

لارڈ سالسبری صاحب نے آسٹریلیا کے پیغام امداد کا صدق دل سے شکریہ بھیجا ہے ٭

وینزویلا کی مجلس پارلیمنٹ کا دوبارہ جلسہ جو بوجہ جوش ہیجان کے برخاست کیا گیا ٭

مسٹر سیسل روڈز صاحب ۹ جنوری کو جنوبی افریقہ سے روانہ لنڈن ہو گئے ٭

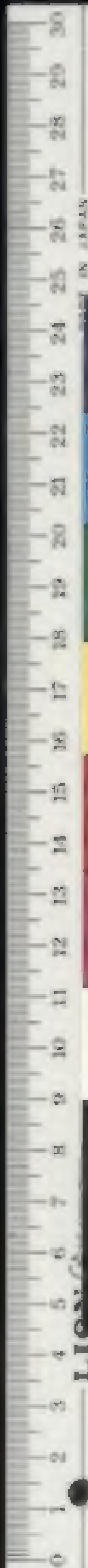
ڈاکٹر جیمسن اور ان کے افسران جنوبی افریقہ سے انگلستان کو بھیجے گئے ٭

ان کا وہاں مقدمہ ہوگا اور گورنمنٹ جو مناسب خیال کریگی سزا دیگی ٭

اٹلی کے جنرل باراٹیری کی حالت سرحد ابی سینیا کے مقام ماکالے میں نازک ہے ٭

بہر حال ابی سینیا والوں کے شکست کھانے سے غالبا وہ اپنی حالت کو قائم رکھ سکیں ٭

برٹش بیڑہ جہازات سلونیکا میں آیا تھا واپس مالٹا کو چلا گیا ٭



مضامین مفید المبتدین

بقیہ

بائبل کا تواریخی انڈکس

تیسرا زمانہ

ابرہام کے بلائے جانے سے بنی اسرائیل کے ملک کنعان میں داخل ہونے تک

قبل از مسیح	حوالہ کلام الٰہی	مضمون
۱۴۹۰	خروج ۱۹ سے ۴۰ باب تک	شریعت دی گئی۔ خدا کا عہد ان کے ساتھ کیا گیا۔ انہوں نے اس کو توڑ دیا۔ خدا نے پھر دوبارہ اس عہد کو قائم کیا۔ حکم دیا گیا اور بنی اسرائیل کو ان کی بغاوت کے سبب چالیس برس تک بیابان میں پھرنا پڑا اور پھر ... سزا ملی (... ۲۰ باب)۔
۱۴۵۱	استثنا ۳۴ باب	موسیٰ ۱۲۰ برس کا ہو کر مر گیا۔ بیابان کی تاریخ کا خاتمہ ہو گیا۔

چوتھا زمانہ

بنی اسرائیل کے ملک کنعان میں داخل ہونے سے ہیکل کے تعمیر ہونے تک

قبل از مسیح	حوالہ کلام الٰہی	مضمون
۱۴۵۱	یشوع	بنی اسرائیل کا یشوع کی ماتحتی میں یردن کو عبور کرنا اور ملک کنعان کا آہستہ آہستہ فتح کرنا۔
۱۴۴۳	یشوع ۲۴ باب ۲۹	یشوع ۱۱۰ برس کا ہو کر مر گیا۔
۱۴۲۳	قضاۃ ۲ ...	بعد ازاں نئی نسل میں ... بنی اسرائیل اسیری کیلئے ...
[illegible]	قضاۃ ...	... اسرائیل ... قاضی ... سے ... شہروں میں ...
۱۱۴۱	۱ سموئیل ۴ باب	فلستیوں کے ہاتھ صندوق کا لے جانا۔ عیلی کی موت۔ سموئیل کا اختیار۔
۱۰۹۵	۱ سموئیل ۱۰ باب تک	ساؤل سموئیل سے بادشاہ مسح کیا گیا۔
۱۰۸۵	۱۶ باب ۱	داؤد بیت لحم میں پیدا ہوا۔
۱۰۶۳	۱۶ باب ۱۳	خدا نے ساؤل کو نافرمانی کے سبب رد کر کے داؤد کو بادشاہ مقرر کیا۔
۱۰۵۵	۳۱ باب	ساؤل نے لڑائی میں خود کشی کی اور داؤد یہوداہ کا بادشاہ قرار دیا گیا۔
۱۰۴۸	۲ سموئیل ۵ باب	سات برس کی سلطنت کے بعد داؤد تمام بنی اسرائیل کا بادشاہ ہو گیا۔
۱۰۳۵	۱۱ باب	داؤد کا بڑا گناہ
۱۰۲۳	۱۵ سے ۱۸ باب تک	ابی سلوم کی بغاوت اور موت۔
۱۰۱۵	۱ سلاطین ۱ و ۲	داؤد کی موت اور سلیمان کا اس کی جگہ بادشاہ ہونا۔
۱۰۰۴	۵ سے ۸ باب تک	سلیمان کی ہیکل جو سات برس تک تعمیر ہوتی رہی۔
	۲ تواریخ ۵، ۶، ۷ باب	ہیکل کی تخصیص بڑی سنجیدگی اور خوشی سے عمل میں آئی اور خدا کی خاص حضوری۔



ماں کی خواہش

ایک مرہٹی عورت کا ذکر ہے کہ اُس کا شوہر گورنمنٹ ریاست میں پولس کا عہدہ دار تھا اس کو خدا نے پانچ لڑکے دئے تھے۔ باپ صرف نام کا عیسائی تھا پر ماں چونکہ کسی آرفنیج اسکول میں بچپن ہی میں ڈالی گئی تھی اس وجہ سے بائبل کی تعلیمات سے خوب ماہر تھی اور اپنی زندگی سچے مسیحیوں کی مانند بسر کرتی تھی پر اپنے شوہر کی بے پروائی و لڑکوں کے تعلیم نہ پانے کی وجہ سے ہمیشہ فکرمند رہتی تھی بارہا اپنے شوہر سے کہا کہ لڑکوں کو تعلیم پانے کے لئے کسی مسیحی مدرسے میں داخل کرو ورنہ ان کی زندگی مثل تمہارے برباد ہو جائیگی اور یہ بیچارے مسیح کی نجات و برکتوں سے محروم رہ جائیں گے۔ باپ کچھ بھی توجہ نہیں کرکے ہمیشہ ٹال دیتا تھا۔ ہر ان گفتگوؤں کو بچے بیٹھے سنتے تھے۔ سب لڑکوں میں چلبلی بڑی لڑکی تھی۔ اور جہاں تک ماں باپ بولتے تھے بغور سنتی و سوچتی تھی۔ ایک روز جب باپ حسب معمول اپنے کام پر گیا تو لڑکی نے ماں سے پوچھا۔ کہ ماں مسیح کون ہے۔ اور زندگی کس طرح برباد ہو جاتی ہے۔ ماں پیاری لڑکی کی باتیں سن کر اپنے جی میں خوش ہوتی تھی اور جب سب سن چکی تو بڑے پیار سے اپنی لڑکی کو بوسہ دیکر گود میں اٹھا لیا اور بولی بیٹی مسیح خدا کا بیٹا اور دنیا کا بچانے والا ہے۔ قریب دو ہزار برس کے ہوئے کہ وہ اس دنیا میں گنہگاروں کے بچانے کے لئے آیا تھا۔ لڑکی بولی کہ کیا وہ لڑکوں کو بھی بچاتا ہے۔ ماں نے کہا ہاں اُس نے چھوٹے لڑکوں کو اپنے گود میں لیا اور اُن پر ہاتھ رکھکر انہیں برکت دی۔ اور اُس نے کہا کہ لڑکوں کو میرے پاس آنے دو اور انہیں منع نہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے۔ لڑکی نے کہا کہ ماں میں چاہتی ہوں کہ ایسی باتیں سیکھوں اور آنکی بات

[illegible]

شعر و سخن

غزل

مبارک کسو [illegible] نام مسیح آغاز دوراں کا
بیاں ہر بات میں ہے درج ہیں [illegible] دوراں کا
مگر [illegible] کا مسودہ [illegible] سبحاں کا
دل وارفتہ شیدا ہے [illegible] دوراں کا
[illegible]
[illegible] سبب [illegible] کا
[illegible] باہم محبت کرتے [illegible]
محبت کیجئے ہو [illegible] کا
[illegible]
غرور و [illegible] گیا [illegible] کا
ہوا [illegible] روشن
یہ [illegible] کا
مسیح [illegible] کی [illegible] نے [illegible]
درخت [illegible] کا
[illegible]
محبت ہو [illegible]
[illegible] حق سے
یہ [illegible] ہم [illegible] کا
مسیح پاک [illegible]
[illegible] اللہ [illegible] کا
[illegible] آدم
[illegible] کا

زرد کا اپنے پیارا کرنے سے بچوں کو حسد ادنا
نہیں جھلانے کی دوستی ہر [illegible]
ہزاروں بیٹھے ہیں [illegible]
کہاں [illegible] مقصد کو تخت سلیماں کا
سیکھا آپ نے کرنا [illegible] کرامت
[illegible] کیوں نہ پہنچے [illegible] دامن گریباں کا
خیال [illegible] دست [illegible] ایک سے
دل اپنا [illegible] عالم [illegible] منت گلستاں کا

التماس

نامہ نگاروں کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے مضامین کو خوشخطی کے ساتھ صاف صاف تحریر فرما کر ارسال کریں اکثر نامہ نگار ایسی بدخطی و شکستگی کے ساتھ مضمون تحریر کرتے ہیں کہ جن کا پڑھنا غیر ممکن معلوم ہوتا ہے اگر آئندہ ان باتوں کا لحاظ نہ کیا جائے گا تو ایسے مضمون درج اخبار نہوں گے۔ (اڈیٹر)

اشتہار

چونکہ جنڈیالہ (ضلع امرتسر) کے دیہاتی مشن سکول کے لئے چند استادوں کی ضرورت ہے اس لئے واسطے آگاہی عوام الناس بذریعہ اشتہار ہذا کے بوسیلہ سے اطلاع دی جاتی ہے کہ۔

(۱) درخواست کنندہ اپنے سارٹیفکیٹ کی نقل عمر اور سابق ملازمت کا حال لکھے۔

(۲) وہی شخص درخواست کر سکتا ہے جس نے [illegible] کا امتحان پاس کیا ہو۔ مذہب و قوم کا لحاظ نہ ہوگا۔

(۳) مڈل پاس والوں کو مڈل والوں پر ترجیح دی جاوے گی۔

(۴) انگلش و ورنیکولر واسطے ورنیکولر والوں پر ترجیح حاصل کریں گے۔

(۵) مشن سکولوں کے طالب علم سرکاری طلباء سے سبقت حاصل کریں گے۔

(۶) قصباتی اور دیہاتی لوگ شہر والوں سے زیادہ پسند کئے جاویں گے۔

(۷) تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوگا۔

درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

جنڈیالہ ضلع امرتسر ۱۲ جنوری ۱۹۰۲ء	وارث الدین مہتمم مشن سکولان جنڈیالہ ضلع امرتسر

لطیفے

کسی مسخرے نے ایک بڈھے سے کہا کہ بڈھے میاں آپ کیا تلاش کرتے ہیں۔ بڈھے نے کہا جوانی۔ مسخرے نے کہا کہ کہیں آپ جو ڈھونڈتے ہو یہ کیوں نہیں کہتے کہ قبر کے واسطے ایک دو گز زمین۔

کسی مولوی صاحب نے ایک حجام کو دیکھا کہ [illegible] بازار سے [illegible] ہوئے [illegible] مولوی صاحب فرمانے لگے کہ [illegible] جب [illegible] شرعی [illegible] حجام کو مولوی صاحب کا کلام کچھ واہیات سا معلوم ہوا [illegible] گوہ [illegible]